[1999] سپریم کورٹ رپوٹس2.S.C.R
از عدالت عظمی

کیرالہ ریاستی بجلی بورڈ اور دیگران

بنام

والسالا کے۔ او ر دیگر وغیرہ وغیرہ

16 ستمبر 1999

[ڈاکٹر اے ایس آنند، چیف جسٹس ایس راجندر بابو اور آر سی لاہوتی، جسٹسز]

لیبر قانون:

ورک مینز کمپینسیشن ایکٹ، 1923:

دفعات 4 اور 4 اے – 1995 کے ایکٹ 30 کے ذریعے ترمیم – معاوضے کی رقم اور سود کی شرح میں اضافہ W. E. F. 15.9.1995 – 15.9.1995 سے پہلے ہونے والے حادثات سے پیدا ہونے والے معاملات پر ترمیم کا اطلاق – منعقد، معاوضے کی شرح کے تعین کے لیے متعلقہ تاریخ حادثے کی تاریخ ہے نہ کہ دعوے کے عدالتی فیصلہ تاریخ – تاہم، فوری معاملات میں، مقدمات کے مخصوص حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس میں شامل رقوم کی کمتری اور اس کے بعد سے ختم ہونے والے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے، 1995 کی ترمیم کی بنیاد پر منظور کیا گیا متنازعہ حکم یہ ہے : مداخلت نہ کریں۔

پرتاپ نارائن سنگھ دیو بنام سرینیواس سباتا و دیگر، [1976] 1 ایس سی سی 289، پر انحصار کیا۔

یونائیٹڈ انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ بنام علوی، (1998) 1 کے ایل ٹی 951، منظور شدہ

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) 1997 کا نمبر 21613 وغیرہ۔

1997 کے ایم۔ ایف۔ اے نمبر 570 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے مورخہ آئی۔ ڈی۔ 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

پی کرشنا مورتی، ٹی جی این نائر، رومی چا کو، محترمہ وی موہنا، رمیش بابو ایم آر محترمہ مالنی پوڈووال، محترمہ کے سارداد یوی، بی وی دیپک، کے ایم کے نائر، ایس کے پال، سلیل پال اور محترمہ اندرا ساہنی حاضر ہونے والی فریقین کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ان خصوصی اجازت کی درخواستوں میں شامل صاف سوال یہ ہے کہ کیا 1995 کے ایکٹ نمبر 30 کے ذریعے ورک مینز کمپینسیشن ایکٹ، 1923 کی دفعات 4اور 4اے میں ترمیم، جو کہ 15.9.1995 سے لاگو ہوتی ہے، معاوضے کی رقم اور شرح سود میں اضافہ کرتی ہے، ان معاملات کی طرف راغب ہوگی جہاں ملازمت کے دوران ہونے والے حادثے کے نتیجے میں موت یا مستقل معذوری کے دعوے 15.9.1995 سے پہلے ہوئے تھے؟

ملک کی مختلف ہائی کورٹس نے ورک مینز کمپینسیشن ایکٹ کے تحت معاوضے کے دعوے پر غور کرتے ہوئے یکساں طور پر یہ نظریہ اختیار کیا ہے کہ فریقین کے حقوق اور واجبات کے تعین کے لیے متعلقہ تاریخ حادثے کی تاریخ ہے۔

پرتاپ نارائن سنگھ دیو بنام سرینواس سباتا اور دیگر [1976] 1ایس سی سی 289 میں اس عدالت کی چار ججوں کی بنچ نے شنگھال جسٹس کے بذریعے بات کرتے ہوئے فیصلہ دیا ہے کہ جیسے ہی ملازمت سے باہر اور اس کے دوران پیدا ہونے والے حادثے سے کارکنوں کو ذاتی چوٹ پہنچتی ہے تو آجر معاوضہ ادا کرنے کا ذمہ دار بن جاتا ہے۔اس طرح معاوضے کی شرح کے تعین کے لیے متعلقہ تاریخ حادثے کی تاریخ ہے نہ کہ دعوے کے عدالتی فیصلہ تاریخ۔

دی نیو انڈیا انشورینس کمپنی لمیٹڈ بنام وی کے نیلکنڈن اور دیگران وغیرہ میں اس عدالت کی دو ججوں کی بنچ۔ دیوانی اپیل نمبر 1996 کے 16904– 16906 نے 6.11.1996 پر عدالتی فیصلہ کیا، تاہم، یہ نظریہ اختیار کیا کہ ورک مینز کمپینسیشن ایکٹ، ورک مینز کے فائدے کے لیے ایک خصوصی قانون سازی ہونے کے ناطے، فیصلے کی تاریخ پر دستیاب فائدہ ورک مینز کو دیا جانا چاہیے نہ کہ معاوضے کو جو حادثے کی تاریخ کو قابل ادائیگی تھا۔نیلکنڈن کے کیس (سوپرا) میں دو ججوں کی بنچ نے، تاہم، پرتاپ نارائن سنگھ دیو کے کیس میں بڑی بنچ کے فیصلے کا نوٹس نہیں لیا، کیونکہ یہ غالباً ان کے لارڈ شپ کے نوٹس میں نہیں لایا گیا تھا۔تاہم، پرتاپ نارائن سنگھ دیو کے معاملے میں بڑی بنچ کی طرف سے مقرر کردہ واضح قانون کے پیش نظر نیلکنڈن کے معاملے میں دو ججوں کی بنچ کی طرف سے ظاہر کردہ رائے درست نہیں ہے۔

یونائیٹڈ انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ بنام علوی، (1998) 1 کے ایل ٹی 951 (ایف بی) میں کیرالہ عدالت عالیہ کے فل بینچ کے فیصلے کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے جس میں فل بینچ نے بالکل اسی سوال پر غور کیا اور مذکورہ بالا دونوں فیصلوں کا جائزہ لیا۔اس نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ زخمی کارکن اس وقت معاوضہ حاصل کرنے کا حقدار ہو جاتا ہے جب اسے ورک مینز کمپینسیشن ایکٹ توضیعات کے مطابق ذاتی چوٹیں آتی ہیں اور یہ حادثے کی تاریخ کو قابل ادائیگی معاوضے کی رقم ہے نہ کہ 1995 میں کی گئی ترمیم کی وجہ سے قابل ادائیگی معاوضے کی رقم، جو کہ متعلقہ ہے۔ کیرالہ عدالت عالیہ کے فل بنچ کا فیصلہ، اس حد تک کہ یہ پرتاپ سنگھ نارائن سنگھ دیو بنام سرینیواس سباتا اور دیگر (سوپرا) میں اس عدالت کے بڑے بنچ کے فیصلے کے مطابق ہے، صحیح قانون کا تعین کرتا ہے اور ہم اسے منظور کرتے ہیں۔

فیصلے کے پہلے حصے میں پوچھے گئے سوال کا منفی جواب دینے کے بعد، ہم خصوصی اجات کی درخواستوں کے اس بیچ کو غور کے لیے لیں گے۔

جہاں تک ان خصوصی اجازت کی درخواستوں کا تعلق ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ یہ حادثہ بہت پہلے پیش آیا تھا۔ کارکنوں کو معاوضہ قابل ادائیگی ہو گیا، کیونکہ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ 1995 میں کی گئی ترمیم سے پہلے کے قانون کے مطابق حادثات ملازمت کے دوران پیش آئے تھے۔ ان مقدمات کے عجیب وغریب حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہر معاملے میں شامل رقوم کی قلیل پن اور اس کے بعد کے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم آئین ہند کے آرٹیکل 136 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے، 1995 کی ترمیم کی بنیاد پر طے کیے گئے متنازعہ احکامات میں مداخلت کرنے کے لیے مائل نہیں ہیں اور اس لیے خصوصی اجازت کی درخواستوں کو مسترد کرتے ہیں، لیکن، قانون کو واضح کرنے کے بعد، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔

دیوانی اپیل نمبر 5962 / 1997

خصوصی اجازت کی طرف سے یہ اپیل کیرالہ کی عدالت عالیہ کے فیصلے پر سوال اٹھاتی ہے، جس کی تاریخ 22.10.1996 ہے۔ ہم نے فریقین کے فاضل وکلاء کو سنا۔ عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا نظریہ غیر معمولی ہے اور یہ پرتاپ نارائن سنگھ دیو بنام سرینیواس سبا تا اور دیگر [1976] 1 ایس سی سی 289 میں اس عدالت کے فیصلے کے ساتھ ساتھ یونائیٹڈ انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ بنام علوی، (1998) 1 کے ایل ٹی 951 (ایف بی) میں کیرالہ عدالت عالیہ کے فل بینچ کے فیصلے کے مطابق ہے۔ اس اپیل میں کوئی میرٹ نہیں ہے۔ اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

آر۔ پی۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document